بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترمین مفتیان کرام آپ حضرات سے مسئلہ ہذا میں راہنمائی مطلوب ہے، امید ہے کہ تفصیلی جواب سے سرفراز فرما کر مشکور وممنون فرمائیں گے۔

فقہائے احناف میں سے علامہ عینی، علامہ کورانی، ملا علی قاری اور شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمہم اللہ ''اِسبالِ اِلازار'' کے بارے میں یہ مسئلہ بیان کرتے ہیں اگر تکبر کے ساتھ ہو تو حرام یا مکروہ تحریمی ہے اور اگر تکبر کے بغیر ہو تو مکروہِ تنزیہی ہے۔(اور فتاوی عالمگیریہ میں بھی یہ بات مذکور ہے۔)

ملاحظہ فرمائیں: (عمدة القاري، كتاب اللباس، باب: من جر إزاره من غير خيلاء: رقم الحديث: ٥٧٨٤-٥٨٨٧،٢١/ ٤٣٧-٤٤١، دار الكتب العلمية)

(الكوثر الجاري إلى رياض البخاري، كتاب اللباس، باب: من جر إزاره من غير خيلاء: رقم الحديث: ٥٧٨٨، ٣٣٨/٩، دار إحياء التراث العربي)

(مرقاة المفاتيح، كتاب الصلاة، باب الستر، رقم الحديث: ٧٦٤، ٤٣٩/٢،كتاب اللباس، الفصل الأول، رقم الحديث: ٤٣١١، ١٩٧/٨، رقم الحديث:٤٣١٤، ١٩٨/٨، وكتاب الفضائل، باب فضائل سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ٥٧٧١،١/ ٤٥١، رشيدية)

(اشعة اللمعات، كتاب اللباس، فصل اول: ٥٣٥/٣، مكتبة رضوية نورية، سكهر)

(الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب التاسع: في اللبس ما يكره من ذٰلک وما لا يكره: ٣٣٣/٥، ط: بولاق)

اور علمائے دیوبند کے اس مسئلہ میں دو گروہ ہیں: پہلے گروہ میں مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ ''اِسبالِ اِلازار'' اگر تکبر کے ساتھ ہو تو حرام یا مکروہ تحریمی ہے اور اگر تکبر کے بغیر ہو تو مکروہِ تنزیہی ہے۔(نوٹ: ان سب حضرات نے اکثر علامہ نووی رحمہ اللہ وغیرہ ''شوافع'' کی کتب واقوال پر اعتماد کیا ہے)

ملاحظہ فرمائیں: (التعليق الصبيح، كتاب اللباس، الفصل الأول: ٤/ ٣٨٣، المكتبة العثمانية، لاهور)

(أوجز المسالک، كتاب اللباس، باب: ما جاء في إسبال الرجل ثوبه: ١٦/ ١٧٩ -١٩٠، دارالقلم)

(بذل المجهود، كتاب اللباس، باب: ما جاء في إسبال الإزار، رقم الحديث: ٤٠٨٥، ١١٣/١٢، مركز الشيخ أبي الحسن النسوي، الهند)

اور دوسرے گروہ میں علامہ انور شاہ کشمیری، مولانا بدر عالم میرٹھی، مولانا اشرف علی تھانوی رحمہم اللہ اور مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم نے اس بارے میں یہ فرمایا ہے کہ اس مسئلہ میں تکبر کی قید کا اعتبار نہیں ہے، اسبال ہر حال میں مکروہِ تحریمی اور ناجائز ہے۔

ملاحظہ ہو: (امداد الفتاویٰ، احکام متعلقہ لباس، ٹخنوں سے نیچے پاجامہ یا تہبند لٹکانا و دفع شبہ متعلقہ مسئلہ مذکورہ، جواب اشکال بر کراہت اسبال بدون خیلاء: ۱۲۱/۴-۱۲۳، مکتبہ دار العلوم کراچی)

(اصلاحِ رسوم، آٹھویں فصل، ص:۲۹، ۳۰، دار الاشاعت)

(إعلاء السنن، كتاب الحظر والإباحة، باب: النهي عن الثوب المزعفر للرجال، فوائد شتى تتعلق باللبس والاستعمال: ۳۶۶/۱۷، إدارة القرآن كراتشي)

(العرف الشذي، كتاب اللباس، باب: ما جاء في كراهية جر الإزار، رقم الحديث: ۱۷۳۰، ۲۵۲/۳،دار إحياء التراث العربي)

(فيض الباري، كتاب اللباس، باب: قول الله تعالى: ﴿قل من حرم زينة الله التي أخرج لعباده﴾رقم الحديث: ۵۷۸۳، ۷۲/۶، دارالكتب العلمية)

(حاشية البدر الساري إلى فيض الباري للميرتهي، كتاب اللباس، باب: قول الله تعالى: ﴿قل من حرم زينة الله التي أخرج لعباده﴾رقم الحديث: ۵۷۸۳، ۷۲/۶، دارالكتب العلمية)

(تقریرِ ترمذی، کتاب اللباس، باب ما جآء فیکراھیة جر الإزار: ۲۳۸/۲-۲۴۱، میمن اسلامک بکس)

(تكملة فتح الملهم، كتاب اللباس والزينة، باب: تحريم جر الثوب، رقم الحديث:۵۴۱۱، ۲۱۳/۴، مكتبة دار العلوم كراتشي)

(نوٹ: اس دوسرے گروہ کے تمام مستدلات کا جواب مسلک بریلویت کے شیخ الحدیث جناب غلام رسول سعیدی صاحب نے اپنی تفسیر "تبیان القرآن"، (جلد:۴، صفحہ: ۳۲۱ تا ۳۳۱) میں دیا ہے، اسے بھی ملحوظِ خاطر رکھ لیا جائے، مذکورہ تفسیر آنجناب کے پاس ہو تو فبہا، بصورتِ دیگر انٹرنیٹ سے مندرجہ ذیل لنک سے ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے)

http://www.archive.org/download/TafsirTibyan-ul-quranUrdu/TibiyanulQuranJ4.pdf

اس کے علاوہ علماء دیوبند کے تمام فتاویٰ جات میں بھی اسی طرح (بہر صورت مکروہ تحریمی کا قول) مذکور ہے،

چنانچہ! فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۴۷/۱۶، امداد الفتاویٰ: ۱۲۱/۴، امداد الاحکام: ۳۳۷/۴، فتاویٰ محمودیہ: ۲۷۳/۱۹، کفایت المفتی: (مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی رحمہ اللہ نے دو مقامات پر اس فعل کے بارے میں لکھا ہے کہ ایسا کرنا "سخت گناہ"

ہے، ملاحظہ ہو: ۳/۳۱۱، ۹/۱۵۶، اور ایک جگہ لکھا ہے کہ ''مکروہ تنزیہی'' ہے، ملاحظہ ہو: ۳/۴۳۰) احسن الفتاویٰ: ۳/۲۹۶، فتاویٰ رحیمیہ: ۵/۱۴۶، فتاویٰ حقانیہ: ۲/۴۱۶، ۳/۱۹۵، آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۳۲۳، فتاویٰ دار العلوم زکریا: ۲/۲۱۶، نجم الفتاویٰ: ۲/۳۹۲، فتاویٰ عبادالرحمن: ۵/۱۴۸، میں حرمت، کراہتِ تحریمی اور سخت گناہ کا حکم مذکور ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل ملاحظہ کرنے کے بعد معلوم یہ کرنا ہے کہ

(۱) فقہاء احناف کے نزدیک تکبر کی نیت کے بغیر ''اسبال الازار'' کا کیا حکم ہے؟ اس بارے میں کتبِ فقہیہ میں کیا تفصیلات ہیں؟

(۲) ''اسبال الازار'' سے متعلق مذکور احادیث میں سے جو احادیث (تکبر کی قید سے) مطلق ہیں، انہیں فقہائے احناف کے نزدیک (تکبر کے ساتھ) مقید (احادیث) پر محمول کیا جائے گا یا نہیں؟

(۳) اکابرین علماء دیوبند رحمہم اللہ کی اکثریت نے اس مسئلہ میں فقہائے احناف (ملا علی قاری، علامہ عینی، شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمہم اللہ) کی اتباع کو کس بناء پر ترک کیا؟ بالفاظِ دیگر! اس مسئلہ میں فقہائے احناف کی عبارات کو چھوڑ کر براہِ راست احادیث سے استدلال کیوں کیا گیا؟

Fatwa ID: 119-240/N=3/1437-U

(۱): ٹخنے سے نیچے پائجامہ یا لنگی وغیرہ لٹکانا مردوں کے لیے علی الاطلاق مکروہ تحریمی ہے خواہ لٹکانے والا تکبر کی نفی کر کے قصد زینت وغیرہ کا دعوی کرتا ہو؛ کیوں کہ مردوں کے حق میں یہ متکبرانہ عمل ہے، عام طور پر لوگ براہ تکبر ہی لٹکاتے ہیں اور اگر کوئی شخص تکبر سے خالی ہو تو آہستہ آہستہ اس کے اندر تکبر آ ہی جائے گا؛ اس لیے یہ علی الاطلاق مکروہ تحریمی ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ فقہ حنفی کی مشہور ترین تین کتابوں: **فتاوی عالمگیری** (كتاب الكراهية، الباب التاسع فى اللبس ما يكره من ذلک وما لا يكره: ۳۳۳، مطبوعه مكتبه زكريا ديوبند)، **فتاوی تاتارخانیہ** (كتاب الكراهية، الفصل العاشر فى اللبس ما يكره من ذلک وما لا يكره ۱۸: ۱۱۸، مطبوعه: مكتبه زكريا ديوبند): **اور رد المحتار** (كتاب الحظر والإباحة، فصل فى اللبس۹: ۵۰۶، مطبوعه: مكتبه زكريا ديوبند) **میں ابو نصر احمد بن محمد عتابی** (متوفى ۵۸۶ھ كان من العلماء الزاهدين أوحد المتبحرين في علوم الدين، من تصانيفه شرح الزيادات قالوا: دقق فيه وحقق وأبدع ما لا يوجد في غيره (الفوائد البهية ص ۳۶) کی **فتاوی عتابیہ** کے حوالے سے یہ مسئلہ آیا ہے کہ مردوں کے لیے ایسا پائجامہ پہننا مکروہ ہے جو ٹخنے سے نیچے لٹک کر پیروں کی پشت (پنجوں) پر پڑتا ہو۔ اور یہاں کراہت کا لفظ مطلق ہے اور مطلق کراہت سے حظر وإباحۃ کے باب

میں کراہت تحریمی مراد ہوتی ہے جیسا کہ علامہ شامی نے علامہ بیری کے حوالے سے نقل فرمایا ہے (رد المحتار، أول الحظر والإباحة ۹: ۴۸۶)-اور یہ مسئلہ درج بالا تینوں کتابوں میں کراہیۃ اور حظر وإباحۃ کے باب ہی میں نقل کیا گیا ہے؛اس لیے یہاں سے کراہت سے کراہت تحریمی ہی مراد ہوگی،اور چوں کہ اس میں تکبیر یا عدم تکبر کی کوئی قید نہیں ہے؛اس لیے یہ اپنے اطلاق کی وجہ سے دونوں صورتوں کو شامل ہوگا اور مردوں کے لیے پائجامہ وغیرہ ٹخنے سے نیچے لٹکانا علی الاطلاق مکروہ تحریمی ہوگا۔

اور دوسری دلیل یہ ہے کہ متعدد احادیث میں ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے کو صراحت کے ساتھ علی الاطلاق متکبرانہ عمل قرار دیا گیا ہے، پس جب یہ متکبرانہ عمل ہے، یعنی: متکبرین کی خصلت ہے یا ایسا کرنے والوں میں تکبر آ ہی جاتا ہے تو یہ علی الاطلاق مکروہ تحریمی ہوگا؛ کیوں کہ اس عمل میں اہل تکبر کا عمل اختیار کرکے ان کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے اور شریعت میں کفار وفساق کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے (دیکھئے: اوجز المسالک ۱۶: ۱۸۳، مطبوعه: دار القلم دمشق اور تحفة الاحوذی ۵: ۳۳۱، مطبوعه: مکتبه اشرفیه دیوبند)-اور فقہائے احناف نے متعدد مسائل میں تشبہ کی صورت میں علی الاطلاق کراہت تحریمی کا قول لیا ہے خواہ تکبر کا قصد ہو یا نہ ہو جیسا کہ علامہ شامی اور علامہ سید احمد طحطاوی نے سدل ثوب کے مسئلہ میں علامہ ابن نجیم مصری کے حوالے سے اس کی صراحت فرمائی ہے (دیکھئے: حاشية الطحطاوی علی الدر، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها: ۲۷۰، مطبوعه: مکتبه اتحاد دیوبند،اور رد المحتار، ۲: ۴۰۵)-

اور فتاوی عالمگیری میں جو کراہت تحریمی اور تنزیہی کی تفصیل کا قول آیا ہے وہ غرائب کی روایت ہے جو فتاوی عتابیہ کے مقابل میں قابل اعتنا نہیں ہوسکتی، جب کہ فتاوی عتابیہ کا مسئلہ احادیث سے مبرہن اور اصول کے مطابق ہے جیسا کہ آگے معلوم ہوجائے گا۔

(۲): اسبال ازار کی بعض احادیث میں جو تکبر کی قید آئی ہے، فقہائے احناف کے نزدیک وہ قید واقعی ہے، قید احترازی نہیں ہے، پس اسبال ازار کی ممانعت تکبر کی قید کے ساتھ مقید نہیں ہے؛ بلکہ اسبال ازار علی الاطلاق ممنوع وناجائز ہے، البتہ عدم تکبر کی صورت، تکبر کی صورت سے کچھ اخف ہوگی اور ناجائز ومکروہ تحریمی بہر حال دونوں ہیں جیسا کہ حضرت مولانا تھانوی نے اپنے فتوی میں صراحت فرمائی ہے (دیکھئے: امداد الفتاوی ۴: ۱۲۲، مطبوعہ: مکتبہ دار العلوم کراچی)۔

اور یہاں تکبر کی قید کو قید احترازی مان کر مطلق احادیث کو مقید کرنا اصول احناف کے مطابق صحیح نہیں ہے؛ کیوں کہ احناف کے نزدیک مطلق اور مقید اگر ایک حکم میں آئیں تو مطلق کو مقید پر محمول کیا جاتا ہے تاکہ حکم میں تضاد لازم نہ آئے، اور اگر مطلق ومقید ایک حکم کے بجائے اسباب یا شروط وغیرہ میں آئیں تو مطلق مقید پر محمول نہیں کیا جاتا؛ بلکہ مطلق اپنے اطلاق پر اور مقید اپنی تقیید پر رہتا ہے (نور الانوار ص ۱۶۲، مطبوعہ: مکتبہ رحمانیہ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور، حسامی مع نامی ص ۶۰، امداد الفتاوی ۴: ۱۲۲، وغیرہ) اور زیر بحث مسئلہ میں مطلق اور مقید کا ورود اسباب میں ہوا ہے، کسی حکم میں نہیں ہوا ہے؛ کیوں کہ جر ازار یا اسبال

ازار سبب ہے ان وعیدوں کا جو اس عمل پر وارد ہوئی ہیں اور وہ وعیدیں اس عمل کا مسبب ہیں؛ اس لیے یہاں مطلق کو مقید پر محمول نہیں کیا جائے گا؛ بلکہ یہ ساری وعیدیں تکبر کے ساتھ اسبال ازار پر بھی مرتب ہوں گی اور تکبر کے بغیر اسبال ازار پر بھی مرتب ہوں گی، البتہ اگر غفلت میں لنگی یا پائجامہ ٹخنے سے لٹک جائے یا کسی مجبوری سے ایسا ہو تو اس صورت میں یہ وعیدیں نہ ہوں گی جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اور چوں کہ دیگر ائمہ کے نزدیک حکم واحد کے علاوہ میں بھی مطلق مقید پر محمول ہوتا ہے، نیز ان کے نزدیک نصوص شرع میں بھی مفہوم مخالف حجت ہوتا ہے؛ اس لیے ان حضرات نے تکبر کی قید کو قید احترازی قرار دے کر مطلق احادیث کو مقید پر محمول کیا ہے جو اصول احناف کے خلاف ہے۔ اور احناف میں جن شراح حدیث میں عدم تکبر کی صورت میں کراہت تنزیہی کا قول کیا ہے، انہوں نے امام نووی کی بحث پر اعتماد کیا جو مسلکاً شافعی ہیں اور ان حضرات نے احناف کا مذہب بھی یہی سمجھ لیا۔ اور غرائب کا قول بھی دیگر ائمہ کے مسلک کی نقل پر مبنی ہے۔

(۳): ان شراح حدیث (ملا علی قاری، علامہ عینی، اور شاہ عبد الحق محدث دہلوی) نے اپنی اپنی کتابوں میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے، وہ شرح حدیث کے طور پر تحریر فرمایا ہے، اور شرح حدیث میں امام نووی کی بحث پر اعتماد کیا ہے جب کہ وہ مسلکاً شافعی ہیں اور انہوں نے اپنے امام کے اصول اور مسلک کے مطابق اسبال ازار سے متعلق احادیث کی شرح فرمائی ہے۔ اور زیر بحث مسئلہ میں فقہی نصوص بھی ہیں جیسا کہ نمبر ایک میں ذکر کیا گیا، ہمارے اکابر علمائے دیوبند نے فقہی نصوص وتصریحات یکسر نظر انداز فرما کر مجتہدانہ طور پر احادیث سے استدلال نہیں فرمایا ہے، البتہ احادیث کے ذریعہ صحیح وقوی قول کو مزید مبرہن ومدلل فرمایا ہے، جس سے غرائب کے قول کا ضعیف ومرجوح ہونا بھی اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔

اس فتوے میں جو حکم تحریر کیا گیا ہے بندے کے نزدیک وہ صحیح اور درست ہے۔ (س)

از: محمد نعمان سیتاپوری غفرلہ 1437/1/27

الجواب صحیح: حبیب الرحمن عفا اللہ عنہ، محمود حسن بلند شہری غفرلہ، محمد اسد اللہ غفرلہ

مفتیانِ دار الافتاء، دار العلوم دیوبند